السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک عورت اوراس کے خاوند میں خوب جھگڑا ہوا۔ عورت نے بار بار طلاق دینے کا مطالبہ کیا لیکن مرد نے اس کی بات نہیں مانی تو اس نے اس بات کی دھمکی دی کہ طلاق نہ دی تو وہ گھر سے باہر چلی جائے گی، چنانچہ اس نے ایک طلاق دے دی اورعدت کے ختم ہونے سے قبل رجوع کرلیا، دوسری مرتبہ پھر یہی واقعہ پیش آیا اوراس نے طلاق دینے کے بعد عدت ختم ہونے سے قبل رجوع کرلیا۔ اب تیسری دفعہ اس نے پھر طلاق کا مطالبہ کیا ہے اوراس پر اصرار بھی کررہی ہے۔ مرد انکار کررہا ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ اگر تیسری مرتبہ دے دی تو رجوع کرنے کا حق دار نہیں رہے گا۔ اس کی بیوی نے دھمکی دی کہ اگر طلاق نہ دی تو وہ اپنے آپ کو قتل کرڈالے گی اور پھر یہاں تک کیا کہ چھری لاکر پیٹ پر رکھ دی۔ مرد نے مجبور ہوکر ایک کاغذ پر طلاق لکھ دی لیکن زبان سے لفظ طلاق ادا نہیں کیا۔ اب سوال یہ ہے کہ آیا یہ طلاق جبر کی بنا پر واقع نہ ہوگی یا جبر کا اعتبار نہیں کیا جائے گا اور طلاق واقع ہوجائے گی ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جہاں تک پہلی اوردوسری طلاق کا سوال ہے تو وہ دونوں بلا اشکال واقع ہوگئیں لیکن تیسری طلاق کے بارے میں دو امور بحث طلب ہیں :

اولاً : تحریری طلاق : فقہاء کا اتفاق ہے کہ طلاق واقع ہوجاتی ہے، چاہے مرد نے زبان سے طلاق کے الفاظ کہے ہوں یا نہ، چاہے طلاق کی نیت کی ہو یا نہ، صحت طلاق کے لیے انہوں صرف یہ شرط رکھی ہے کہ تحریر بالکل واضح ہو، پڑھی جاسکتی ہو اور بیوی کو پہنچادی گئی ہو۔

دوم : جبری طلاق : جمہور فقہاء کے نزدیک جبری طلاق واقع نہیں ہوتی جبکہ جبر انتہائی شدید ہو، جیسے قتل کرنے یا شدت کے ساتھ مارنے پیٹنے یا جسم کے کسی عضو کو کاٹنے کی دھمکی دی گئی ہو اوراس کی دلیل یہ مشہور حدیث ہے : '' اللہ تعالیٰ نے اس امت پر تین چیزوں کو معاف کردیا ہے : غلطی سے کوئی کام کرنا، بھول جانا یا ایسا کام جس کے کرنے پر مجبور کیا گیا ہو۔ ،، (سنن ابن ماجہ، الطلاق، حدیث 2045، والمستدرک للحاکم :2 216)

سوال سے ظاہر ہوتا ہے کہ عورت اپنی دھمکی میں سنجیدہ تھی، اس لیے اس نے چھری کو اپنے پیٹ پر بھی رکھ لیا، ایسی صورت میں مرد کا طلاق تحریر کرنا جبر کے نتیجے میں تھا، اس لیے طلاق واقع نہیں ہوگی کیونکہ اس کا اپنے آپ کو قتل کرنے کی دھمکی دینا ایسا ہی ہے جیسے اس نے خاوند کو قتل کرنے کی دھمکی دی ہو کیونکہ دونوں حالتوں میں ایک معصوم جان کا ضیاع ہوتا ہے۔ اس پر مستزاد یہ کہ اگر عورت نے اپنے آپ کو مارلیا تو خاوند بہت ساری مشکلات کا شکار ہوسکتا ہے۔

نوٹ : کونسل کے اجلاس میں مذکورہ بالا رائے سے میں نے اختلاف کا اظہار کیا تھا اور کہا تھا کہ سائل کے سوال سے معلوم ہوتا ہے کہ میاں بیوی میں ناچاقی اس حد تک پہنچ چکی ہے کہ بیوی کسی صورت خاوند کے ساتھ رہنا نہیں چاہتی۔ اب اگر اس طلاق کو جبری طلاق کہہ کر نہ بھی مانا جائے تو کیا عورت کو اس کے حال پر چھوڑ دیا جائے کہ وہ طلاق نہ ملنے پر کوئی غلط اقدام اٹھالے، اس لیے بہتر ہے کہ اس طلاق کو مانا جائے تاکہ عورت کی گلو خلاصی ہوسکے۔ ایسی عورت کو خلع کا حق بھی حاصل ہے۔ وہ اگر خلع طلب کرے گی تب بھی یا تو شوہر کو خلع دینا پڑے گا یا قاضی اپنی صوابدید پر اس نکاح کو فسخ کردے گا۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ صراط مستقیم

نکاح وطلاق کے مسائل، صفحہ :386

محدث فتویٰ